أنس الغريب

بالصلاة على النبي الحبيب

صلّى اللّه عليه وسلّم

درود وسلام کا مجموعہ

ادارۂ حطّین

أنس الغريب

بالصلاة على النبي الحبيب
صلّى اللّه عليه وسلّم

پیارے نبی ﷺ پر

درود وسلام کا مجموعہ

ادارۂ حطّین

فہرست

ابتدائیہ 4

پیارے نبی[صلی اللہ علیہ وسلم]پر درود وسلام کے کلمات 17

صلوٰۃ وسلام سے متعلق بعض فوائد اور احکام 31

درود وسلام کے بعض فضائل 37

وہ مواقع جب درود وسلام پڑھنا مستحب ہے 39

وہ مواقع جب درود پڑھنا مکروہ ہے.. 43

مصادر.. 45

ابتدائیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله نحمده حمدا كثيرا طيبا كريما ونصلي على رسوله الحبيب صلاة دائمة مستمرة ونسلم تسليما ونصلي على آله الطيبين وأهل بيته الطاهرين وصحابته أجمعين ومن تبعهم من بعدهم إيمانا ويقينا، وبعد

ایک مومن کے لیے سب سے بڑھ کر محبوب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول، پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، کیونکہ اس کے بغیر تو ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا۔ محبت کیا چیز ہوتی ہے اور محبوب کے لیے محب کے کیا جذبات ہوتے ہیں، اس کا فیصلہ تو ہر انسان کر سکتا ہے، کیونکہ اس کے دل میں محبت کے جذبات ودیعت کیے گئے ہیں۔ اسی بنا پر ہم جانتے ہیں کہ محبوب سے محبت کی دو بنیادی علامتیں ہیں جن سے محب کی محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔ پہلی علامت محبوب کا ذکر (یعنی محبوب کی یاد)۔ محبت کے جانچنے کا پہلا امتحان یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ محبوب کو کوئی شخص کتنا یاد کرتا ہے۔ مومن خاں مومن کا شعر ہے:

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا ‏ ‏ ‏ جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

اور جب محبت اپنی انتہاء کو پہنچے تو محبوب کی یاد کے علاوہ کوئی یاد دل میں نہیں رہتی۔ خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ کے شعر میں اسی کا ذکر ہے:

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی اب تو آجا، اب تو خلوت ہو گئی

عرب شاعر نے اس کے لیے یہ پیرایہ اختیار کیا:

عجبت لمن يقول ذكرت حبي وهل أنسى فأذكر من نسيت[1]

میں اس شخص کی بات پر حیران ہوتا ہوں جو کہتا ہے کہ میں نے محبوب کو یاد کیا، بھلا میں کبھی اپنے محبوب کو بھولا ہوں کہ کہوں کہ میں نے بھولے ہوئے کو یاد کیا۔

وہ شخص اپنی محبت میں کیسے سچا ہو سکتا ہے جو اپنے محبوب کو یاد نہ کرتا ہو اور جو سب سے بڑھ کر کسی کو محبوب رکھنے کا دعویدار ہو تو لازم ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر اسے یاد رکھتا ہو۔

محبت کی دوسری علامت محبوب کی فرمانبرداری ہے، اطاعت و تابعداری ہے۔ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کی بات بھی سنتا اور مانتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے دیوان میں ان کا ایک شعر ہے:

لو كان حبك صادقا لأطعته إن المحب لمن يحب مطيع

[1] ذكرها الإمام ابن القيم في جلاء الأفهام في فضل الصلاة والسلام على محمد خير الأنام

اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم اس (محبوب) کی فرمانبرداری کرتے،

بے شک محب جس سے محبت کرتا ہے، اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

اس کا فیصلہ اور پھر مشاہدہ خود انسانوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اب جب ایک مومن کے لیے سب سے بڑھ کر محبوب اللہ تعالیٰ اور آپ کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، تو اب ان کی یاد اور اطاعت کا کیا مقام ہونا چاہیے، ہر مسلمان خود سمجھ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد کے لیے مسلمانوں کو اپنا ذکر سکھایا۔ دل، زبان اور پھر اعضاء سے ذکر کرنا۔ دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، اس کا استحضار کرنا، اس کی کائنات میں غور وتدبر کرنا، پھر زبان سے ذکر کے کلمات ادا کرنا جسے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تک نقل فرمایا، اور پھر اعضاء سے نماز وعبادات کرکے اللہ کو یاد کرنا۔ اور اطاعتِ الٰہی تو اس کے ہر حکم کو ماننا ہے۔

اب پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے یاد کیا جائے۔ یہ معاملہ بالعموم مسلمانوں میں کم اہمیت ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت تو مسلمان سمجھتے ہیں، مگر یاد کرنا کیسے ہو، یہ قلب وذہن سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ طریقہ بتلایا کہ وہ اپنے نبی پر درود وسلام بھیجیں۔ اور اس حکم کو ایسا معظم بالشان نازل فرمایا کہ اپنی محبت کی دلیل بھی ساتھ ذکر کردی کہ خود اللہ تعالیٰ بھی اپنے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اور ساتھ

فرشتوں کو بھی مامور فرمایاہے کہ وہ بھی بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾[الأحزاب:٥٦] "بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو، اور خوب سلام بھیجا کرو"۔

پس جس بندۂ مومن کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ ہے، اس کے پاس اپنے دعوے کو جانچنے کا یہ طریقہ ہے کہ وہ دیکھ لے کہ وہ اپنے شب وروز میں کتنی بار پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرتا ہے، اور کتنی بار اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔

یہ کام تو ہم اس لیے کریں کہ ہم اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ سے محبت کے دعویدار ہیں اور روزِ محشر آپ کے ہاتھ سے حوضِ کوثر کا جام پینے کے متمنی ہیں، لیکن اگر پھر بھی دل میں داعیہ کمزور ہو تو انعام کو جان کر شاید ہم سے میں سے کوئی اس کی کثرت پر تیار ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا:

من صلى علي واحدة صلى الله عليه عشراً.[2] ”جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس بندے پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں“۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد کے حامل کے لیے فرمایا:

﴿فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ﴾ ”تم لوگ مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا“

جبکہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرنے اور آپ پر درود بھیجنے والے کے لیے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ایک کے بدلے دس بار رحمتیں نازل فرمائیں گے، یعنی نہ صرف یاد کریں گے، بلکہ دس بار رحمتوں بھرا یاد کریں گے۔ علامہ فاکہانی رحمہ اللہ نے تو فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے پر ایک مرتبہ نظرِ رحمت فرمائیں تو یہ اس کے لیے دنیا وما فیھا سے بہتر ہے، اور کہاں اس موقع پر دس بار نظرِ رحمت فرمائی جارہی ہے۔

نہ صرف اللہ تعالیٰ یاد کریں گے، بلکہ فرشتوں کو بھی مامور فرمایا کہ وہ بھی ایسے شخص پر درود بھیجیں، رحمتوں کا سوال کریں، جیسا کہ مسند أحمد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے[3]۔

---

[2] أخرجه مسلم وأحمد وأبو داود والنسائي

[3] عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال: من صلى على النبي صلى الله عليه وسلم واحدة صلى الله عليه وملائكته بها سبعين صلاة، فليقل عبد من ذلك أو ليكثر۔حسنه الهيثمي والسخاوي وقال السخاوي: وحكمه الرفع، إذ لا مجال للاجتهاد فيه۔

اس پر مزید مستزاد یہ کہ محب کا یہ یاد کرنا خود محبوب تک پہنچا دیا جائے گا، بلکہ آپ بھی جواب میں یاد فرمائیں گے اور سلام کا جواب دیں گے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من صلى علي بلغتني صلاته وصليت عليه.[4]

"جو مجھ پر درود بھیجے تو اس کا درود مجھے پہنچتا ہے اور میں اس پر جواب میں درود بھیجتا ہوں"۔

ما من أحد يسلم علي إلا رد الله إلي روحي حتى أرد عليه.[5]

"کوئی بھی مسلمان جب مجھے سلام بھیجتا ہے، تو اللہ تعالی نے میری روح مجھے لوٹادی ہے، (چنانچہ) میں اس (سلام بھیجنے والے) کے سلام کا جواب دیتا ہوں"۔

یہاں تک بعض روایات میں آتا ہے کہ فرشتے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے درود بھیجنے والے کا نام لے کر بتاتے ہیں کہ فلاں آپ پر درود و سلام بھیجتا ہے [6]۔

کیا یہ انعام کم تھا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ہمارے اس یاد کرنے پر دس بار رحمت کی نظر سے دیکھا،

[4] أخرجه الطبراني في الأوسط وحسنه السخاوي

[5] أخرجه أبو داود وأحمد وحسنه جمع من المحدثين أمثال النووي والعراقي والحافظ وغيرهم

[6] أخرجه إسحاق بن راهويه في مسنده وابن عدي في الكامل عن ابن عباس رضي لله عنهما

بلکہ فرشتوں کی مجلس میں یاد کیا گیا، مگر مزید یہ انعام کہ خود درود بھیجنے والے کا نام پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا گیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جواب میں یاد فرمایا، سلام بھیجا۔ صلی اللہ علیہ وسلم!

یہ تو چند انعامات کا ذکر ہوا، وگرنہ انعامات کی ایک فہرست ہے جو علمائے کرام نے ذکر کی ہے۔ ہمارا مقصد تو بس اہلِ ایمان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے کہ ہم انھیں یاد کریں، جس طرح ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اس کا ذکر کرتے ہیں، اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرنے کا بہترین ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ اب جو اپنے شب وروز میں جس قدر کثرت سے درود بھیجے گا، وہ اتنا ہی بڑا محب ہو گا۔ ہاں! چاہیے کہ شوق ومحبت سے درود کے کلمات ادا کیے جائیں، لا پرواہ دل سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دیں۔

پھر آج کے زمانے میں ... جب کفر وکفار کا شوکت ودبدبہ ہے، اور اسلام اور اہلِ اسلام کی مغلوبیت ہے... ایسے میں ایمان کو مضبوطی سے تھامنے والوں کے لیے باطنی سکون اور ظاہری فتح وکامرانی کے حصول کے لیے بھی یہ ایک وسیلہ ہے، جسے تھامنے میں کمی نہیں کرنی چاہیے اور جس کی اہمیت دل میں خوب راسخ ہونی چاہیے۔

اسی جذبے کے تحت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے چند صیغوں (کلمات) کو اس کتابچے میں جمع کر دیا گیاہے، تاکہ اسے پڑھنے کو اپنا معمول بنایا جائے، اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حق ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اپنی اور امت کی حالت کو دیکھتے ہوئے اس کا نام 'أنس الغریب بالصلاۃ علی النبي الحبیب [صلی اللہ علیہ وسلم]' رکھاہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب پہلے سے درود وسلام کے بعض مجموعے علماء وصلحاء میں رائج ہیں اور انھیں پڑھنے کی مشائخِ طریقت تلقین بھی کرتے ہیں، تو ایک نئے مجموعے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کا جواب آئندہ سطور میں آئے گا۔ اتنا پہلے عرض کر دینا مناسب ہے کہ جس شخص کے معمولات میں پہلے سے متداول مجموعوں میں سے کوئی ہے، تو وہ انھیں ہی اپنے معمول میں رکھے، بالخصوص جب محقق علمائے کرام کی تجویز پر ایسا کیا گیا ہو۔ اصل مقصد تو درود وسلام کی کثرت ہے، جس طرح بھی حاصل ہو۔ اس مجموعے کی ترتیب دیگر کی نفی پر قائم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں علماء وصلحاء کی بے ادبی سے بچائے، کہ یہ عمل سوء خاتمہ تک انسان کو لے جاتا ہے۔ ہاں! بعض باتیں ہمارے مدِ نظر رہیں جن کی بنیاد پر اس مجموعے کو مرتب کیا گیاہے۔ اور وہ درج ذیل ہیں:

1. ترجیحاً درود کے وہ تمام کلمات جمع کیے گئے جو خود پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح

سند سے مروی ہیں۔ اس میں مختلف صحابہ کرام رضي الله عنہم کی اکثر روایات جمع کی گئی ہیں جن میں الفاظ کا کچھ اختلاف منقول ہے۔

2. پھر وہ کلمات جمع کیے گئے جو صحابہ کرام رضي الله عنہم سے صحیح سند سے مروی ہیں۔

3. پھر بعض وہ کلمات جمع کیے گئے جو ضعیف احادیث میں مروی ہیں، لیکن ان کا ضعف شدید نہیں۔

4. وہ کلمات نہیں لیے گئے جو موضوع روایات میں مذکور ہیں۔ جیسا کہ حدیثِ جبریل مسلسل بالید۔ اگرچہ درود بھی ایک دعا ہے، اور دعا میں ماثور کی شرط نہیں ہے، ہر جائز دعا مانگنے کی گنجائش ہے، لیکن ہم نے مقامِ رسالت کی حرمت اور کذب علی النبي [صلی اللہ علیہ وسلم] کی وعیدِ شدید سے بچنے کے لیے اسے ملحوظ رکھا ہے۔

5. اس کے بعد سلف وخلف میں سے صالحین کے وہ کلمات لیے گئے جن میں درج ذیل باتیں ملحوظ رکھی گئیں:

أ. وہ کلمات نہیں لیے گئے جن میں ایسے دعائیہ کلمات تھے جن کی تحصیل محال ہے۔ بالعموم علماء نے ایسی دعا سے منع فرمایا ہے جس کی تحصیل محال ہو۔ جیسا کہ فرمانا: [اللهم صل على محمد حتى لا يبقى من صلاتك شيء]۔ یعنی

[اے اللہ! (پیارے نبی) محمد پر اتنی رحمتیں بھیجیے کہ آپ کی کوئی رحمت باقی نہ رہے]۔ بعض علماء سے ان کلمات پر اعتراض منقول ہے، اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ مانگنے والے کا مقصد وہ تحصیلِ محال نہیں، بلکہ مبالغہ ہے، تاہم ہم نے اسے چھوڑ دیا۔

ب. وہ کلمات نہیں لیے گئے جن میں براہِ راست پیارے نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] کو نداء تھی، مثلاً [فاشفع لنا عند المولى العظيم]۔ اگرچہ اس کی جائز تاویل ممکن ہے، مگر موہمِ استغاثہ ہے، اس لیے چھوڑ دیا۔

ج. وہ کلمات نہیں لیے گئے جن میں پیارے نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] کے حق میں ایسے تعریفی کلمات تھے جن کے ثبوت میں علمائے محققین کے یہاں کلام ہے، مثلاً ذکر سبق خلق نوره ودوام تظلل الغمامة عليه. یا جن میں بہت پیچیدہ اصطلاحات میں تعریف تھی۔

د. وہ کلمات نہیں لیے گئے جن میں اللہ تعالیٰ کے لیے ایسے ناموں سے نداء تھی جو نام توقیفی نہیں ہیں، یعنی جو کتاب وسنت میں ماثور نہیں ہیں، مثلاً مجمل، أزلي، أبدي، دهري، ديمومي وغيرها، یا کہنا کہ بالأسماء المكتوبة في جبهة

إسرافيل أو في جبهة جبريل۔ جمہور علمائے اہل السنۃ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں توقیف کے قائل ہیں، اس لیے ایسے کلمات چھوڑ دیے۔

ہ. وہ کلمات نہیں لیے گئے جن میں صلاۃ وسلام کے لیے وہ مقدار ذکر کی گئی ہے جو زبانِ نبوت سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید میں مذکور ہوئی ہے، مثلاً عدد خلق الله ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته۔ چونکہ درود بھی ثناء ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کے حضور ادب میں یہ کلمات چھوڑ دیے کہ اس کے برابر ثناء نہ ہو۔ گو علمائے کرام کے یہاں درود وسلام میں اس مقدار کی گنجائش ہے۔

ہاں! وہ الفاظ جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں نقص کو موہم ہیں... چاہے احتمال قوی ہو یا ضعیف، انھیں قصداً ترک کیا ہے، جیسا کہ صالحین سے مروی بہت سے کلماتِ درود میں ہیں [7]۔

و. اگرچہ جمہور علمائے اہل السنۃ والجماعۃ کے یہاں انبیاء وصلحاء کی ذات سے توسل

[7] يقول العلامة ابن عابدين رحمه الله في كتاب الحظر الإباحة من [رد المحتار] بعد ذكر الخلاف فيه: أقول: ومقتضى كلام أئمتنا المنع من ذلك إلا فيما ورد عن النبي صلى الله عليه وسلم على ما اختاره الفقيه فتأمل، والله أعلم۔

جائز ہے، اور خود پیارے نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] کی ذات کا وسیلہ تو أعلی الوسائل میں سے ہے، مگر آج کے اہل السنۃ کا ایک طبقہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی اتباع میں اس وسیلے کو تسلیم نہیں کرتا، اور اسی سبب سے متداول مجموعہ ہائے درود وسلام سے استفادہ سے محروم رہتا ہے۔ ہم نے اس نکتے کی بھی رعایت کی کوشش کی ہے۔

یہ وہ باتیں جنھیں مدِ نظر رکھ کر یہ مجموعہ ترتیب دیا گیا ہے۔ اور اس کی ترتیب میں بالخصوص اس دور کے ان 'غرباء'[8] کو پیشِ نظر رکھا گیا جو کفر اور اہلِ کفر کے مقابلے میں ڈٹے ہوئے ہیں، چاہے گھروں میں ہوں یا محاذوں پر ہوں۔ ان کی بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مشن میں کثرتِ درود وسلام کو کماحقہ حصہ دینے کی کوشش کریں۔

اس مجموعے میں اتنے کلمات جمع کیے گئے ہیں جنھیں ہر روز کی ایک منزل کی صورت میں پڑھا جاسکتا ہے۔ جو کثرت کرنا چاہے تو پھر صبح وشام... دونوں اوقات میں پڑھ لیا کرے۔ گو زبانی تو

[8] اُس حدیثِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے، جس کے الفاظ ہیں: [بدأ الإسلام غريبًا وسيعود كما بدأ غريبًا، فطوبى للغرباء] كما رواه مسلم في صحيحه۔ یعنی [اسلام اجنبیت میں شروع ہوا، اور عنقریب دوبارہ اجنبی ہو جائے گا، پس اجنبیوں کو خوشخبری ہو۔]

دن میں جب بھی یاد آئے، درود وسلام پڑھتے رہنا چاہیے۔ بعض علماء سے شب وروز میں کثرتِ درود کی مقدار تین سو منقول ہے[9]، یعنی اگر کوئی کثرت سے درود پڑھنے والوں میں خود کو شامل کرنا چاہتا ہے تو کم از کم شب وروز میں تین سو بار درود شریف پڑھا کرے، وگرنہ بعض صلحاء سے شب وروز میں ہزاروں بار درود شریف پڑھنا منقول ہے۔ فليتنافس المتنافسون!

کتابچے کے آخر میں قارئین کے فائدے کے لیے درود شریف کے بعض احکام، فضائل اور پڑھنے کے مستحب مواقع انتہائی اختصار کے ساتھ درج کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس مجموعے کو مرتِّبین کے لیے قربِ خداوندی، شفاعت ورفاقتِ نبوی [صلی اللہ علیہ وسلم] اور فلاحِ دارین کا ذریعہ بنائیں، اور اسے مسلمانوں میں مقبول عام فرمائیں اور ان کے لیے دنیاوآخرت کی بھلائیوں کا سبب بنائیں، آمین۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين، وصلى الله تعالىٰ على نبينا وحبيبا وسيدنا محمد وعلى آله وصحبه وأمته وعلينا أجمعين، آمين۔

جمادى الأخرى ١٤٤٢هـ

[9] كما ذكره الإمام السخاوي في [القول البديع] عن الإمام أبي طالب المكي

پیارے نبی[صلی اللہ علیہ وسلم]پر درود و سلام کے کلمات

أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾[الأحزاب:٥٦]

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ!

1. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.[10]
2. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ

[10] عن كعب بن عجرة رضي الله عنه مرفوعا عند البخاري

فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.[11]

3. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.[12]

4. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ.[13]

5. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.[14]

6. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

---

[11] عن أبي مسعود الأنصاري رضي الله عنه مرفوعا عند مسلم ومالك واللفظ لمالك

[12] عن أبي مسعود الأنصاري رضي الله عنه مرفوعا عند أحمد وابن حبان والدارقطني

[13] عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه مرفوعا عند البخاري وأحمد والنسائي

[14] عن أبي حميد الساعدي رضي الله عنه مرفوعا عند البخاري ومسلم

إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.[15]

7. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.[16]

8. اَللّٰهُمَّ صَلِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.[17]

9. اَللّٰهُمَّ صَلِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ.[18]

10. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

---

[15] عن طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه مرفوعا عند أحمد والنسائي

[16] عن زيد بن خارجة رضي الله عنه مرفوعا عند أحمد والنسائي

[17] عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعا عند الطبري

[18] عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعا عند البخاري في [الأدب المفرد] والطبري في [تهذيبه]

حَمِيدٌ مَجِيدٌ.[19]

11. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[20]

12. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.[21]

13. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.[22]

14. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضَاءً وَلِحَقِّهٖ أَدَاءً، وَأَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِيْ وَعَدتَّهٗ، وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهٗ، وَاجْزِهٖ أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهٖ، وَصَلِّ عَلَيْهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ إِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[23]

---

[19] عن رجل مبهم من الصحابة رضي الله عنه مرفوعا عند عبد الرزاق وبطريقه عند أحمد

[20] عن رويفع بن ثابت الأنصاري رضي الله عنه مرفوعا عند أحمد والبزار وإسماعيل القاضي في [فضل الصلاة] له

[21] عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعا عند أبي داود

[22] عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه مرفوعا عند أبي يعلى وابن حبان والبخاري في [الأدب المفرد]

[23] ذكره الإمام الغزالي مرفوعا في [الإحياء] تبعا للمكي وخرّجه العراقي عن الدارقطني عن أبي هريرة رضي الله عنه، وذكره السخاوي عن ابن أبي عاصم مع أنه ما وقف على سنده

15. اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّارْضَ عَنْہُ رِضًا، لَا سَخَطَ بَعْدَہُ.[24]

16. اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَہَا عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.[25]

17. اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَہُمْ، اَللّٰہُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰہُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَہُمْ، صَلَوَاتُ اللهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِينَ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ.[26]

18. اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ، اَللّٰہُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ.[27]

19. اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَہَا عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.[28]

---

[24] عن جابر رضي الله عنه مرفوعا عند أحمد والطبراني بسند ضعيف

[25] عن بريدة بن الحصيب الأسلمي رضي الله عنه مرفوعا عند أحمد وعبد بن حميد بسند ضعيف

[26] عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه مرفوعا عند الدارقطني بسند ضعيف

[27] عن عبد الرحمن بن بشر بن مسعود رحمه الله مرسلا عند إسماعيل القاضي في [فضل الصلاة] له

[28] عن الحسن البصري رحمه الله مرسلا عند ابن أبي شيبة وإسماعيل القاضي

20. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ , وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.[29]

21. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ [وَقَائِدِ الْخَيْرِ] وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَبْلِغْهُ الْوَسِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهُ وَفِي الْأَعْلَيْنَ ذِكْرَهُ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.[30]

22. اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ، وَبَارِيءَ الْمَسْمُوكَاتِ، وَجَبَّارَ الْقُلُوبِ عَلٰى فِطْرَتِهَا شَقِيِّهَا وَسَعِيدِهَا، اِجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ، وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ، وَرَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ، وَالْمُعْلِنِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ، وَالدَّامِغِ جَيْشَاتِ الْأَبَاطِيلِ، كَمَا حُمِّلَ

[29] عن إبراهيم النخعي رحمه الله مرسلا عند إسماعيل القاضي

[30] عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه مرفوعا عند ابن أبي عاصم في كتاب [الصلاة على النبي] له، ولكن المحفوظ موقوفا على ابن مسعود رضي الله عنه كما هو عند ابن ماجه والطبراني وغيرهما، مع خلاف في اللفظ

فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ، مُسْتَوْفِزًا فِي مَرْضَاتِكَ، بِغَيْرِ نَكَلٍ فِي قَدَمٍ، وَلَا وَهَنٍ فِي عَزْمٍ، وَاعِيًا لِوَحْيِكَ، حَافِظًا لِعَهْدِكَ، مَاضِيًا عَلَى نَفَاذِ أَمْرِكَ، حَتَّى أَوْرَى قَبَسًا لِقَابِسٍ، بِهِ هُدِيَتِ الْقُلُوبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَالْإِثْمِ، وأَنْهَجَ مُوضِحَاتِ الْأَعْلَامِ، وَمُنِيْرَاتِ الْإِسْلَامِ وَنَائِرَاتِ الْأَحْكَامِ، فَهُوَ أَمِينُكَ الْمَأْمُونُ، وَخَازِنُ عِلْمِكَ الْمَخْزُونِ، وَشَهِيدُكَ يَوْمَ الدِّينِ، وَبَعِيْثُكَ نِعْمَةً، وَرَسُولُكَ بِالْحَقِّ رَحْمَةً، اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ مَفْسَحًا فِي عَدْنِكَ وَاجْزِهِ مُضَاعَفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ، مُهَنَّئَاتٍ لَهُ غَيْرَ مُكَدَّرَاتٍ، مِنْ فَوْزِ ثَوَابِكَ الْمَضْنونِ وَجَزِيلِ عَطَائِكَ الْمَعْلُولِ، اَللّٰهُمَّ أَعْلِ عَلَى بِنَاءِ الْبَانِينَ بِنَاءَهُ، وَأَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْكَ وَنُزُلَهُ، وَأَتْمِمْ لَهُ نُورَهُ، وَاجْزِهِ مِنِ ابْتِعَاثِكَ لَهُ مَقْبُولَ الشَّهَادَةِ مَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ، ذَا مَنْطِقٍ عَدَلٍ، وَكَلَامٍ فَصْلٍ، وَحُجَّةٍ وَبُرْهَانٍ عَظِيمٍ.[31]

23. اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ الْكُبْرٰى، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَأَعْطِهِ سُؤْلَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى كَمَا آتَيْتَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.[32]

24. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أَسْلَافِنَا

[31] عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه موقوفا عند الطبري والطبراني وابن أبي عاصم

[32] عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما موقوفا عند عبد الرزاق وإسماعيل القاضي

وَأَفْرَاطِنَا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، اَلْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.[33]

25. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ.[34]

26. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا مِنْ أَكْرَمِ عِبَادِكَ عَلَيْكَ وَمِنْ أَرْفَعِهِمْ عِنْدَكَ وَأَعْظَمِهِمْ خَطَرًا وَأَمْكَنِهِمْ عِنْدَكَ شَفَاعَةً، اَللّٰهُمَّ أَتْبِعْهُ مِنْ أُمَّتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ مَا تَقَرُّ بِهٖ عَيْنُهٗ، وَاجْزِهٖ عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهٖ وَاجْزِ الْأَنْبِيَآءَ كُلَّهُمْ خَيْرًا، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.[35]

27. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَوْلَادِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ وَأَصْهَارِهٖ وَأَنْصَارِهٖ وَأَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيهٖ وَأُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِينَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.[36]

28. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرِينَ وَصَلِّ

---

[33] عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه موقوفا عند النميري في [الإعلام] بسند ضعيف

[34] عن يزيد بن عبد الله التابعي رحمه الله عند إسماعيل القاضي

[35] عن الحسن البصري رحمه الله عند النميري

[36] عن الحسن البصري رحمه الله عند القاضي عياض في [الشفا]

عَلٰى مُحَمَّدٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى تَرْضٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بَعْدَ الرِّضٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ أَبَدًا أَبَدًا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا أَرَدتَّ أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ وَأَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ، اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَأَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَأَبْلِغْهُ مَأْمُوْلَهٗ فِي أَهْلِ بَيْتِهٖ وَأُمَّتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّثْلَ ذٰلِكَ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا مِّثْلَ ذٰلِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْلَيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي النَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الصَّلَاةَ التَّامَّةَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ الْبَرَكَةَ التَّامَّةَ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ السَّلَامَ التَّامَّ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ أَبَدَ الْآبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْأَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ الْمَكِّيِّ، صَاحِبِ التَّاجِ وَالْهَرَاوَةِ وَالْجِهَادِ وَالْمَغْنَمِ، صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْمَيْرِ، صَاحِبِ السَّرَايَا وَالْعَطَايَا وَالْآيَاتِ الْمُعْجَزَاتِ وَالْعَلَامَاتِ

الْبَاهِرَاتِ وَالْمَقَامِ الْمَشْهُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ وَالسُّجُوْدِ لِلرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ وَعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.[37]

29. صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا خَاتَمَ كَلَامِيْ وَمِفْتَاحَهٗ، وَعَلٰى أَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ أَجْمَعِيْنَ، آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ أَوْرِدْنَا حَوْضَهٗ، وَاسْقِنَا بِكَأْسِهٖ مَشْرَبًا مَرِيًّا سَائِغًا هَنِيْئًا لَا نَظْمَأُ بَعْدَهٗ أَبَدًا، وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَاكِثِيْنَ وَلَا مُرْتَابِيْنَ وَلَا مَقْبُوْحِيْنَ وَلَا مَغْضُوْبًا عَلَيْنَا وَلَا ضَالِّيْنَ.[38]

30. صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ فِي الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ أَفْضَلَ وَأَكْثَرَ وَأَزْكٰى مَا صَلّٰى عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ. وَزَكَّانَا وَإِيَّاكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا زَكّٰى أَحَدًا مِّنْ أُمَّتِهٖ بِصَلَاتِهٖ عَلَيْهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، وَجَزَاهُ اللّٰهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَى مُرْسَلاً عَنْ مَّنْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؛ فَإِنَّهٗ أَنْقَذَنَا بِهٖ مِنَ الْهَلَكَةِ، وَجَعَلَنَا فِيْ خَيْرِ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، دَائِنِيْنَ بِدِيْنِهِ الَّذِي ارْتَضٰى، وَاصْطَفٰى بِهٖ مَلَائِكَتَهٗ وَمَنْ أَنْعَمَ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِهٖ. فَلَمْ تُمْسِ بِنَا نِعْمَةٌ

[37] عن علي بن الحسين [زين العابدين] رحمه الله عند السخاوي في [القول البديع]

[38] عن إبراهيم بن أدهم رحمه الله عند أبي نعيم في [الحلية]

ظَهَرَتْ وَلَا بَطَنَتْ، نِلْنَا بِهَا حَظًّا فِيْ دِيْنٍ وَّدُنْيَا أَوْ دُفِعَ بِهَا عَنَّا مَكْرُوْهٌ فِيْهِمَا، وَفِيْ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: إِلَّا وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ سَبَبُهَا، اَلْقَائِدُ إِلٰى خَيْرِهَا، وَالْهَادِيْ إِلٰى رُشْدِهَا، اَلذَّائِدُ عَنِ الْهَلَكَةِ وَمَوَارِدِ السَّوْءِ فِيْ خِلَافِ الرُّشْدِ، اَلْمُنَبِّهُ لِلْأَسْبَابِ الَّتِيْ تُوْرِدُ الْهَلَكَةَ، اَلْقَائِمُ بِالنَّصِيْحَةِ فِي الْإِرْشَادِ وَالْإِنْذَارِ فِيْهَا. فَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلّٰى عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.[39]

31. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْآخِرَةِ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْآخِرَةِ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْآخِرَةِ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْآخِرَةِ.[40]

32. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَأَنْبِيَائِكَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَأَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِيْنَ، مِنْ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرَضِيْنَ، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[41]

33. اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ حَمِدَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يَحْمَدْكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا تُحِبُّ أَنْ تُحْمَدَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى

[39] عن الإمام الشافعي رحمه الله في [الرسالة] له

[40] عن أبي الحسن ابن الكرخي [صاحب معروف] رحمهما الله عند النميري وابن بشكوال

[41] عن القاضي إسماعيل عند السخاوي في [القول البديع]

مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُّصَلَّى عَلَيْهِ.[42]

34. اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا أَنْتَ أَهْلُهٗ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا أَنْتَ أَهْلُهٗ، وَافْعَلْ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهٗ، فَإِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ.[43]

35. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ.[44]

36. اَللّٰهُمَّ صَلِّ أَبَدًا أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِكَ، نَبِيِّكَ، رَسُوْلِكَ، مُحَمَّدٍ، وَّآلِهٖ، وَسَلِّمْ عَلَيْهِ تَسْلِيْمًا، وَزِدْهُ شَرَفًا وَتَكْرِيْمًا، وَأَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[45]

37. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي النَّبِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَإِ الْأَعْلٰى إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ، اَللّٰهُمَّ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ الْكَبِيْرَةَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ آمَنْتُ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَلَمْ أَرَهٗ، فَلَا تَحْرِمْنِيْ فِي الْجِنَانِ رُؤْيَتَهٗ، وَارْزُقْنِيْ صُحْبَتَهٗ، وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ، وَاسْقِنِيْ مِنْ

[42] عن أبي جعفر الطبراني رحمه الله عند السخاوي

[43] عن أبي محمد عبد الله الموصلي رحمه الله عند النميري

[44] عن القاضي حسين المرّوذي رحمه الله عند السخاوي

[45] عن الإمام ابن الهمام رحمه الله عند السخاوي

حَوْضِهٖ مَشْرَبًا رَوِيًّا سَائِغًا هَنِيْئًا، لَا نَظْمَأُ بَعْدَهٗ أَبَدًا، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ أَبْلِغْ رُوْحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّيْ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا.[46]

38. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلَاةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدَ وَتَفُكُّ بِهَا الْكُرَبَ.[47]

39. اللّٰهمَّ صلِّ عَلٰى [سَيِّدِنَا] مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ.[48]

40. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً بِهَا تُنَوِّرُ الْقُلُوْبَ وَتَغْفِرُ الذُّنُوْبَ وَتَسْتُرُ الْعُيُوْبَ وَتَكْشِفُ الْكُرُوْبَ وَتُفَرِّجُ الْهُمُوْمَ وَتُزِيْلُ الْغُمُوْمَ وَتَدْفَعُ الْبَلَاءَ وَتُنْزِلُ الشِّفَاءَ وَتُسَهِّلُ الْأُمُوْرَ وَتَشْرَحُ الصُّدُوْرَ وَتُوَسِّعُ الْقُبُوْرَ وَتُيَسِّرُ الْحِسَابَ وَتُثَقِّلُ الْمِيْزَانَ وَتُهَيِّئُ الْجِنَانَ وَتُعِدُّ اللِّقَاءَ وَتُتِمَّ النَّعْمَاءَ، صَلَاةً تُصْلِحُ الْأَحْوَالَ وَتُفَرِّغُ الْبَالَ وَتُصْفِي الْوَقْتَ

46 ذكرها الإمام الجزولي في [دلائل الخيرات]

47 ذكرها الشيخ يوسف النبهاني في [سعادة الدارين] عن الشيخ شهاب الدين أحمد الزَبيدي صاحب مختصر البخاري

48 عن الشيخ موسى الضرير عند السخاوي نقلا عن الفاكهاني

وَتُجَنِّبُ الْمَقْتَ، صَلَاةً تَعُمُّ بَرَكَاتُهَا وَتُحِيْطُ كَرَامَاتُهَا وَتَشِيْعُ أَنْوَارُهَا وَتَظْهَرُ أَسْرَارُهَا، مُوْجِبَةً لِّلسَّدَادِ وَبَاعِثَةً عَلَى الرَّشَادِ وَمَانِعَةً عَنِ الضَّلَالِ وَرَافِعَةً لِّلْإِخْتِلَالِ وَمُحَصِّلَةً لِّلْكَمَالِ، صَلَاةً لَا تَدَعُ خَيْرًا مِّنْ خَيْرَاتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا حَصَّلَتْهَا وَلَا تَنْزِلُ كَمَالًا مِّنْ كَمَالَاتِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ إِلَّا أَتَمَّتْهَا وَأَكْمَلَتْهَا، بِرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَجُوْدِكَ وَعِنَايَتِكَ، يَا إِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ، وَيَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ، [وَيَا نِعْمَ الْمُجِيْبِينَ] وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ وَيَا غَيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ.[49]

[49] ذكرها العلامة المخدوم هاشم السندي في [ذريعة الوصول] وأخدنا بعض كلماتها

صلوٰۃ وسلام سے متعلق بعض فوائد اور احکام

انتہائی اختصار کے ساتھ یہاں نکات کی صورت میں چند فوائد اور احکام درج کیے جارہے ہیں۔ اختصار کے سبب تفصیلی حوالہ جات درج نہیں کیے جائیں گے، بلکہ حوالہ جات کی طرف محض اشارہ کردیا جائے گا۔

ا۔ صلوۃ کے معنی میں دو مشہور اقوال ہیں۔ پہلا قول یہ کہ صلوۃ کے معنی 'ثنا' اور 'تعریف' کے ہیں۔ [50] یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا مطلب اپنے نبی کی ثناء اور بزرگی کا بیان ہے، اور فرشتوں اور مومنین کا درود بھیجنا اللہ تعالیٰ کے حضور طلبِ ثناء ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ صلوۃ کے معنی رحمت کے ہیں۔ [51] یعنی اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا اپنی رحمتیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا ہیں، اور فرشتوں اور مومنین کے درود بھیجنے کا مطلب اللہ

---

[50] وهو قول الإمام أبي العالية مروي في صحيح البخاري ورجحه الحافظ ابن حجر في الفتح

[51] ذكره القاضي عياض عن المبرد في الشفا

تعالیٰ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رحمتیں طلب فرمانا ہے۔
مجموعی اعتبار سے مومنین کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا مطلب علامہ حلیمی رحمہ اللہ نے یوں بیان فرمایا: اے اللہ! آپ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں بلند فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا میں غالب فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو رہتی دنیا تک باقی رکھیے، اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین بدلہ عطا فرمایئے، اپنی امت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرمایئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود عطا فرمایئے۔[52] اور اسی سے معلوم ہوا کہ جب ہم درود میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور دیگر مومنین کو شریک کرتے ہیں تو اس سے ان کے ذریعے دینِ محمدی [علی صاحبہ الصلوۃ والسلام] کی دنیا میں عزت کی دعا اور خود ان مومنین کی دنیا و آخرت کی عزت و سربلندی کی دعا بھی ہو جاتی ہے۔
۲۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کا مطلب امام بیہقی رحمہ اللہ نے یوں بیان فرمایا ہے: اے اللہ! آپ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر، دعوت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو تمام نقائص سے سلامت رکھیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہر چڑھتے سورج

[52] ذكره الحافظ ابن حجر في الفتح

کے ساتھ پھیلتی جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بڑھتی جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند ہو۔[53]

۳۔ درود ایک دعا ہے اور اپنی جانب سے درود کے الفاظ کہہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔[54] ہاں، اتنا ہے کہ الفاظ میں کوئی اور شرعی مخالفت نہ ہو۔ نیز منصوص کلمات کی پابندی افضل واولیٰ ہے۔[55] اور غیر منصوص کلمات سے ایسا تمسک کرنا کہ منصوص کلمات بالکلیہ ترک ہو جائیں، کراہت سے خالی نہیں معلوم ہوتا۔

۴۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا معروف قول کے مطابق زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔[56] جبکہ ہر دفعہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا 'واجب' ہے۔[57] ہاں، اگر ایک مجلس میں کئی بار پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر

[53] ذكره الحافظ السخاوي في القول البديع

[54] كما وصل إلينا كثير من صيغ الصلوات عن الصحابة الكرام رضي الله عنهم وسلف الصالحين رحمهم الله

[55] وأرشد إليه الإمام تقي الدين السبكي، كما في الطبقات لابنه

[56] امتثالا لأمر الله تعالىٰ في آية سورة الأحزاب

[57] للأحاديث الواردة في الوعيد لمن لم يصل عليه عند ذكره، وهو قول الإمام الطحاوي واختاره من بعدهم جمع من العلماء

آئے تو بعض علماء کے نزدیک بس ایک بار درود بھیجنا واجب ہے۔[58] جبکہ اسی مجلس میں ہر بار درود بھیجنا مستحب ہے، نہ کہ واجب۔[59]

یہی معاملہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھتے ہوئے ہے، کہ وہاں بھی ساتھ درود وسلام لکھنا چاہیے۔ نیز مکمل لکھنا چاہیے، ناقص لکھنا کراہت سے خالی نہیں۔

۵۔ آخری تشہد میں شہادتین کے بعد پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا جمہور علمائے امت کے نزدیک سنت ہے، جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے یہاں واجب ہے۔ اس موقع پر درودِ ابراہیمی کے وہ الفاظ پڑھنا مسنون ہے جو صحیح احادیث میں مقامِ تشہد میں مروی ہیں۔ بالخصوص ائمہ مذاہب امام مالک، امام محمد اور امام شافعی رحمہم اللہ سے وہ درود پڑھنا مروی ہے جو امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور جسے اس کتابچے میں پہلے نمبر پر درج کیا گیا ہے۔ اور صحیح احادیث میں مروی مختلف کلمات کو اکھٹا جمع کر کے پڑھ لینے میں بھی حرج نہیں۔[60]

[58] ذكره الإمام الترمذي في سننه

[59] وهو مختار أكثر الحنفية كما في رد المحتار

[60] وهذا مسلك الجمهور خلافا للإمام ابن القيم

۶۔ درود اور سلام دونوں کو جمع کرنا مستحب ہے، جیسا کہ ہم کہتے ہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ البتہ محض درود بھیجنا یا محض سلام بھیجنا، دونوں صورتیں جائز ہیں۔ [61]

۷۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں رحمت کی دعا کرنا جائز ہے، کیونکہ بعض احادیث میں یہ دعا منقول ہے اور بعض معتبر روایات میں خود درود کے الفاظ میں بھی یہ دعا منقول ہے۔ [62] البتہ ادب یہ ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رحمت کی دعا انفراداً نہ کی جائے، بلکہ صلوۃ وسلام کے ساتھ کی جائے۔ [63]

۸۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گناہوں کی مغفرت کی دعا کرنا مناسب نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی سورۃ الفتح میں آپ کے اگلے پچھلے گناہوں کی معافی کا اعلان فرما دیا ہے۔

۹۔ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام پر بھی درود وسلام بھیجنا جائز ہے، بلکہ مستحسن ہے۔ [64]

۱۰۔ فرشتوں پر درود وسلام بھیجنا بھی جائز ہے، البتہ اس کی صورت یہ ہو کہ جب کسی متعین

---

[61] وذكر بعض العلماء الكراهة فيه كالإمام النووي في الأذكار وفيه نظر

[62] كما ذكرنا في صيغ الصلوات رواية سيدنا أبي هريرة رضي الله عنه عند الإمام الطبري

[63] هذا ما ذكره الحافظ في الفتح وتبعه الآخرون

[64] وعليه الاتفاق بين العلماء كما ذكره الإمام النووي في الأذكار

فرشتے کا ذکر ہو تو اس پر سلام بھیجا جائے [65]، اور جب عمومی فرشتوں کا ذکر ہو تو درود بھی بھیجا جاسکتا ہے۔ [66]

۱۱۔ انسانوں میں سے غیر انبیاء پر درود بھیجنا اس صورت میں جائز ہے جب پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے تابع بھیجا جائے۔ [67] انفرادی درود نہیں بھیجنا چاہیے، بلکہ ان کے حق میں رحمت کی دعا کی جانی چاہیے۔ یہی عمل امت میں متوارث چلا آرہا ہے کہ انبیاء کے ساتھ عليه الصلاة والسلام کہا جاتا ہے، صحابہ کرام کے ساتھ رضي الله عنهم کہا جاتا ہے، اور مومنین کے ناموں کے ساتھ رحمه الله کہا جاتا ہے۔

غیر نبی میں سے کسی خاص شخص کے لیے درود وسلام کو شعار بنالینا اہلِ بدعت کا شعار ہے جیسا کہ روافض سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کرتے ہیں کہ ان کے نام کے ساتھ علیہ السلام لکھتے ہیں، یہ ٹھیک نہیں۔ [68]

---

[65] واستدل على جوازه بحديث عبدالله بن مسعود رضي الله عنه في التشهد

[66] كما جاء في بعض صيغ الصلوات عن السلف

[67] ، وهو قول أكثر العلماء

[68] وهذا هو الصواب كما في الشفا للقاضي عياض وجلاء الأفهام للإمام ابن القيم

درود و سلام کے بعض فضائل

ذیل میں درود و سلام کے بعض وہ فضائل درج کیے جارہے ہیں جو صحیح احادیث میں مذکور ہیں یا ایسی ضعیف احادیث میں مذکور ہیں جن کا ضعف شدید نہیں ہے:[69]

1. درود پڑھنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ پڑھنے والے پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔
2. فرشتے بھی پڑھنے والے پر درود پڑھتے ہیں، یعنی رحمت کی دعا کرتے ہیں۔
3. خود پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درود پڑھنے والے کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔
4. اس کے لیے دس حسنات نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔
5. اس کے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔

[69] وهي كلها مأخوذة من القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع صلى الله عليه وسلم للحافظ السخاوي رحمه الله

6. اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔
7. اس کی پریشانیاں دور کر دی جاتی ہیں۔
8. اسے روزِ قیامت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو گی۔
9. اسے روزِ قیامت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہو گا۔
10. اس کے لیے یہ عمل غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔
11. اسے اللہ کے غضب سے امان ملتی ہے۔
12. پڑھنے والے کو صدقہ دینے کا ثواب ملے گا۔

وہ مواقع جب درود وسلام پڑھنا مستحب ہے

عام طور پر کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ درود وسلام پڑھنا مستحب ہے، تاہم بعض مخصوص اوقات اور مواقع پر درود وسلام پڑھنے کی فضیلت احادیثِ مبارکہ میں وارد ہوئی ہے جن میں سے صحیح روایات میں درج ذیل مواقع مذکور ہوئے ہیں: [70]

1. نماز کے آخری تشہد میں درود پڑھنا مستحب ہے۔
2. نمازِ وتر کی دعائے قنوت کے آخر میں درود پڑھنا مستحب ہے، بالخصوص رمضان کے وتر کی قنوت میں مستحب ہے۔
3. نمازِ تہجد کے لیے اٹھتے وقت درود پڑھنا مستحب ہے۔
4. اذان کے اختتام پر درود پڑھنا مستحب ہے۔
5. جب نمازِ باجماعت کے لیے اقامت کہی جائے تو درود پڑھنا مستحب ہے۔

[70] وهي كلها مأخوذة من القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع صلى الله عليه وسلم للحافظ السخاوي رحمه الله۔

6. صبح اور شام دس دس بار درود پڑھنا مستحب ہے۔
7. مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اور مسجد سے نکلتے ہوئے درود وسلام دونوں پڑھنا مستحب ہے۔
8. جمعہ کی شب اور دن کو درود کی کثرت کرنا مستحب ہے۔
9. خطبوں میں درود پڑھنا مستحب ہے۔[71]
10. عید کی تکبیرات کے درمیان درود پڑھنا مستحب ہے، اگر امام درمیان میں اس قدر اتنا وقفہ دے۔
11. نمازِ جنازہ میں درود پڑھنا مستحب ہے۔
12. اعمالِ حج میں سے صفا و مروہ پر درود پڑھنا مستحب ہے۔[72]
13. استلامِ حجر کے وقت درود پڑھنا مستحب ہے۔[73]
14. روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کے وقت سلام کے ساتھ درود پڑھنا بھی

---

[71] للعمل المتوارث بين المسلمين من جيل الصحابة رضي الله عنهم إلى وقتنا
[72] وفيه رواية موقوفة عن سيدنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه
[73] وفيه رواية موقوفة عن سيدنا ابن عمر رضي الله عنهما

مستحب ہے۔[74]

15. خطوط کے آغاز میں بسم اللہ کے بعد درود لکھنا مستحب ہے۔[75]
16. مصائب، غم اور حاجت کے وقت درود کی کثرت کرنا مستحب ہے۔
17. دعا میں درود پڑھنا مستحب ہے اور دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔
18. جب بھی کوئی نشست کی جائے تو نشست برخاست کرنے سے پہلے درود پڑھنا مستحب ہے۔

وہ دیگر مواقع جن میں درود پڑھنے کا استحباب علمائے امت نے لکھا ہے:

1. ان جگہوں سے گزرتے ہوئے جہاں سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تھے یا جن جگہوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے، درود پڑھنا مستحب ہے۔[76]
2. وضو کے بعد پڑھنا۔
3. اعمالِ حج میں تلبیہ پڑھنے کے بعد پڑھنا۔

[74] وفيه رواية موقوفة عن سيدنا ابن عمر رضي الله عنهما

[75] وهو سنة الخلفاء الراشدين

[76] وفيه عمل سيدة أسماء بنت أبي بكر مروي في صحيح البخاري

4. عرفہ کی رات کو پڑھنا۔
5. ملتزم پر پڑھنا۔
6. مدینہ میں کثرت سے پڑھنا۔
7. رات سوتے وقت پڑھنا۔
8. سفر میں پڑھنا اور سواری پر بیٹھتے ہوئے پڑھنا۔
9. گناہ سے توبہ کرتے وقت استغفار کے بعد درود پڑھنا۔
10. علمِ دین کی تبلیغ اور وعظ و نصیحت کے وقت پڑھنا۔
11. فتوی لکھتے ہوئے درود لکھنا۔

وہ مواقع جب درود پڑھنا مکروہ ہے

درج ذیل مواقع پر درود پڑھنا مکروہ ہے:

۱۔ نماز میں تشہد کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر درود پڑھنا۔ نیز وتر کے قنوت اور نمازِ جنازہ کے علاوہ، کیونکہ ان میں درود پڑھنا مستحب ہے، جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۲۔ جماع کے وقت درود پڑھنا

۳۔ قضائے حاجت کے وقت درود پڑھنا

۴۔ تاجر جب سامان فروخت کرنا چاہے اور گاہک کو متاثر کرنے کے لیے پڑھے

۵۔ ٹھوکر کھانے کے وقت پڑھنا

۶۔ تعجب کے وقت پڑھنا

۷۔ جانور ذبح کرتے وقت پڑھنا

۸۔ جب چھینک آئے تو پڑھنا۔

اگر قرآنِ مجید کی تلاوت کے دوران پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو درود نہ پڑھا جائے، بلکہ قرات سے فارغ ہو کر پڑھا جائے۔ [77]

[77] ذكرها الشيخ سليمان الجمل في شرح الدلائل والعلامة ابن عابدين في رد المحتار، ودليل أكثرها قياس وعدم مخالفة ما ورد فيها بأحاديث صحيحة۔ مع أن في بعضها خلاف بين العلماء، ولكن نقول أن الاحتياط في ترك الصلوة فيها، والله أعلم۔

مصادر

اس کتابچے کی تیار میں بنیادی استفادہ حافظ سخاوی کی کتاب القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع صلى الله عليه وسلم سے کیا گیا ہے۔ اس کے لیے ہمارے پاس شیخ محمد عوامہ کا تحقیق شدہ نسخہ تھا۔ اس کے علاوہ درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے:

1. فضل الضلاة على النبي صلى الله عليه وسلم للقاضي إسماعيل بتحقيق عبد الحق التركماني، رمادي للنشر
2. الإعلام بفضل الصلاة على النبي والسلام للإمام النميري بتحقيق حسين محمد على شكري، دار الكتب العلمية
3. الشفا بتعريف حقوق المصطفى للقاضي عياض المالكي، دار ابن حزم
4. جلاء الأفهام في فضل الصلاة والسلام على خير الأنام للإمام ابن القيم الجوزية، بتحقيق مشهور بن حسن آل سلمان، دار ابن الجوزي
5. الدر المنضود في الصلاة والسلام على صاحب المقام المحمود للإمام ابن حجر المكي، بتحقيق بوجمعه عبد القادر مكرمي، دار المنهاج
6. سعادة الدارين في الصلاة على سيد الكونين للإمام يوسف النبهاني، دار

الفكر

نیز مجموعہ درج ذیل دو مجموعہ درود وسلام بھی نظر میں رہے:

7. دلائل الخيرات للإمام الجزولي
8. ذريعة الوصول إلى جناب الرسول للإمام المخدوم هاشم السندي